إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
بیرون ہند سالانہ

قیمت ایک آنہ

تار کا پتہ
الفضل قادیان

جلد ۲۷ | ۱۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۶ جون سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۴۔ جون۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خداتعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی طبیعت بوجہ سردرد ناساز ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو چند دنوں سے سوڑوں میں درد ہے۔ جس سے بعض دفعہ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حکیم عبدالصمد صاحب متوطن انچولی ضلع میرٹھ حال قادیان کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ بیمار رہنے کے بعد کل ۳۔ جون انتقال کر گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

نظارت تعلیم و تربیت کے زیر اہتمام تعلیم الاسلام ہائی سکول کے متصل طلباء کو تیراکی کی مشق کرانے کے لئے تالاب کی کھدائی شروع کی گئی ہے۔ جو ساٹھ فٹ لمبا۔ تیس فٹ چوڑا اور اوسطاً چھ فٹ گہرا ہوگا۔

آج بابو محکم الدین صاحب آف کلکتہ کا لڑکا بعمر ساڑھے تین سال فوت ہو گیا حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خداتعالیٰ پر کامل یقین رکھنے کا نتیجہ

"مجھے حیرت ہوتی ہے۔ کہ جب میں کسی کتاب کا مضمون لکھنے بیٹھتا ہوں۔ اور قلم اٹھاتا ہوں۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا کوئی اندر سے بول رہا ہے۔ اور میں لکھتا جاتا ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ ایک ایسا سلسلہ ہوتا ہے۔ کہ ہم دوسروں کو سمجھا بھی نہیں سکتے۔ خداتعالیٰ کا چہرہ نظر آجاتا ہے اور میرا ایمان تو یہ ہے۔ کہ جنت ہو۔ یا نہ ہو۔ خداتعالیٰ پر پورا یقین ہونا ہی جنت ہے۔"

(الحکم ۳۰۔ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء)

عورتوں سے حسن سلوک کی تاکید

"چاہیئے کہ عورتوں سے انسان کا دوستانہ طریق اور تعلق ہو۔ اصل میں انسان کے اخلاقِ فاضلہ۔ اور خدا سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان سے اس کے تعلقات اچھے نہیں۔ تو پھر خدا سے کس طرح ممکن ہے۔ کہ صلح ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهٖ۔ اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرنے والا ہی تم میں سے بہترین ہے۔"

(الحکم ۱۷۔ مئی سنہ ۱۹۰۳ء)

موت ایک مرکب ہے جو دوست کو دوست تک پہنچاتا ہے

"موت خواہ دور ہی ہو۔ پھر بھی نزدیک ہے۔ اس عاجز کو موت کا اندیشہ نہیں۔ کیونکہ وہ تو ایک ضروری اور لابدی امر ہے۔ اور ایک مرکب ہے۔ جو دوست کو دوست تک پہونچاتا ہے۔ البتہ یہ خیال ہے۔ کہ خداوند کریم جس کارروائی کو شروع کیا گیا ہے۔ انتہا تک پہونچا دے سو ایسا ہی اس جناب عزّ شانہٗ پر امید ہے۔"

(الحکم ۱۰ جون سنہ ۱۹۰۳ء)

صاحب عمر اولاد حاصل کرنے کا نسخہ

"فرزندوں کی موت انسان کے دل پر طبعاً بہت دردناک اثر کرتی ہے۔ اور یہ مصیبت اگر صبر کے ساتھ برداشت کی جائے۔ تو وعدہ الٰہی ہے۔ کہ صاحب عمر اولاد عطا کی جاتی ہے۔" (الحکم مورخہ ۳۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء)

ایام غم کی برکات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "مولا کریم جلشانہٗ جو قادر مطلق ہے اس پر قوی بھروسہ رکھیں۔ وہ آخر اپنے مبتلا بندہ پر رحم کرتا ہے اس سے رجوع کرنے والوں کو کبھی ضائع نہیں کیا۔ اس کی قدرت اور طاقت کا کس نے انتہا پایا ہے؟ غم کے دنوں میں بہت مزا ہے۔ اور بہت کچھ برکتیں ہیں۔ مگر پیچھے سے قدر معلوم ہوتی ہے۔" (الحکم ۱۰۔ جون سنہ ۱۹۰۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۵۳۸۰ :- منکہ حیات محمد ولد سیدا قوم آہن گر پلیٹ ساز عمر ۶۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن ویرووالہ چیماں ڈاک خانہ جاسکے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳۹ ۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جو جائداد ہے۔ وہ مکان سکونتی و خراس وغیرہ پانصد روپے کے ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد ۵۰ روپے میرے ورثاء ادا کریں گے۔ اور جو روپیہ میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں گا۔ وہ منہا کر لیا جائے گا۔ اور میں انشاء اللہ کوشش کر کے یہ پچاس روپے سالانہ ادا کرتا رہونگا۔ اور جو آمدن مجھے خراس یا پلیٹ وغیرہ کے ہے۔ اس کی جو آمد ہوگی۔ اس میں سے میرے بیٹے کا حصہ نصف سکاٹ کر باقی کے دسواں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو قریباً اخراجات نکال کر دس روپے سالانہ بچت حصہ میں آئیگی مجھے ایک صد روپیہ کے آمد ہوگی۔ جس کا دسواں حصہ قریباً دس روپے ہوگا۔ جو میں انشاء اللہ ادا کرتا رہونگا اگر آمدن کم یا زیادہ ہوگی۔ تو اس کے موافق تعمیل کروں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی ایسی جائداد ثابت ہو۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت میں نہ دیا گیا ہو۔ اس کا صدر انجمن احمدیہ کو حق ہوگا۔ کہ وہ میرے وارثوں سے وصول کرے۔

العبد :- حیات محمد صحابی۔ مستری پلیٹ ساز

گواہ شد :- عبد اللہ احمدی

گواہ شد :- محمد ابراہیم احمدی ولد حیات محمد موصی۔

نمبر ۵۳۷۶ :- منکہ فضل بیگم زوجہ چوہدری عبد الرحمن شاکر قوم راجپوت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳۹ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت تین سو روپیہ مہر ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا یا ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں وصیت کا کوئی حصہ ادا کر دوں۔ تو وہ حصہ وصیت سے منہا ہو جائے گا

الامۃ :- فضل بیگم

گواہ شد :- عبد الرحمن شاکر خاوند موصیہ

گواہ شد :- علی محمد بی۔ اے بی ٹی پریذیڈنٹ محلہ دار الفضل

نمبر ۵۳۷۸ :- منکہ سارہ بیگم زوجہ مولوی عبد الرحیم صاحب درد قوم ارائیں عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳۹ ۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ :- سارہ درد

گواہ شد :- عبد الرحیم درد

گواہ شد :- عبد القدیر نیاز دار الانوار قادیان

نمبر ۵۳۷۷ :- منکہ ہاجرہ بیگم زوجہ چوہدری نور دین صاحب بلد احمدی قوم جٹ بسراہ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۶/۱۰۰ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳۹ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت مبلغ ۸۰۰/- روپیہ ہے۔ اس میں سے مبلغ ۵۰۰/- روپیہ مہر ہے جو میں وصول کر چکی ہوں۔ اور تین صد روپیہ کا زیور ہے۔ مندرجہ بالا مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اسکے علاوہ اگر کوئی میری جائداد میری زندگی میں پیدا ہو سکی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں انشاء اللہ اپنی زندگی میں ہی کوشش کرکے حصہ وصیت ادا کردونگی اور تادم

الامۃ :- ہاجرہ بیگم بقلم خود موصیہ

گواہ شد :- نور الدین ذیلدار خاوند موصیہ

گواہ شد :- محمد حسین سکرٹری وصایا پنشنر ڈاکٹر

نمبر ۵۳۸۱ :- منکہ احمد الدین ولد اللہ دین قوم ساگر پیشہ جلد سازی عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گجرات محلہ کامل پورہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳۹ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد تقریباً سولہ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :- احمد دین موصی بقلم خود

گواہ شد :- شیخ عبد العزیز احمدی کتب فروش گجرات

گواہ شد :- محمد ابراہیم ڈار سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ گجرات

نمبر ۵۳۸۳ :- منکہ سید بدر الدین احمد ولد مولوی سید اختر الدین احمد قوم سادات پیشہ تجارت عمر ۲۳ یا ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاک خانہ سونگڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳۹ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں ایک دوسرے شخص کی شراکت میں کاروبار کر رہا ہوں۔ اس شراکت میں میرا کوئی سرمایہ نہیں۔ البتہ منافع میں سے ۲۵ فیصدی کا حقدار ہوں۔ اس کے علاوہ میرا کوئی اور آمد کا ذریعہ نہیں۔ اس کاروباری سرمایہ میں سے فی الحال ۲۰ روپے ماہوار لیا کرتا ہوں۔ لہذا میں اپنی اصل آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ باقاعدہ طور پر صدر انجمن احمدیہ کو بھیجتا رہونگا مستقل کاروبار چلنے یا غیر مستقل ہونے کی صورت میں میری وصیت ہوگی۔ اگر خدانخواستہ میری آمدنی کے ذرائع کسی وقت بند ہو جاویں تو میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برابر اطلاع دیتا رہوں گا۔ تا صدر انجمن احمدیہ مجھے معذور سمجھے۔ نفع کی ترقی کے مطابق میں انشاء اللہ العزیز دسواں حصہ نفع و دیگر آمدنی کا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو روانہ کرتا رہونگا۔ اس وقت میری موجودہ جائداد کوئی نہیں۔ نیز میری وفات کے وقت اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد :- سید بدر الدین احمد معرفت فرینڈ لیدر کمپنی ۹/۷ بنٹنک سٹریٹ کلکتہ

گواہ شد :- سید عبد الشکور احمدی ۲/۹ جارج دالر کمپنی ڈلہاؤسی سکوائر کلکتہ

گواہ شد :- محمد اسحاق میر معرفت ایسٹ انڈین ریلوے پریس نمبر ۱۰۵ کلائیو سٹریٹ کلکتہ۔

نمبر ۵۳۸۴ :- منکہ جیواں بی بی زوجہ چوہدری علی بخش نمبردار عمر ستاون سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن بھڑتانوالہ ڈاک خانہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۳۹ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد جس کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی وصیت کے حصہ مذکورہ میں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب یا بعض حصہ رقم کا ادا کرکے اس کی رسید خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کرلوں۔ تو اس رقم کو میرے حصہ وصیت سے وضع کرلیا جائے گا۔ اس طرح اگر میری وفات کے بعد اگر درج شدہ جائیداد کے علاوہ دوسری جائیداد بھی ہو۔ تو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

مہر بذمہ خاوند	۳۲-۰-۰
چاندی کی ہنسلی	۱۴-۰-۰
چاندی کی بالیاں	۴-۰-۰
نقد	۵۰-۰-۰
کل	۱۰۰

الامۃ جیواں بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد اسماعیل ذبیح گواہ شد علی بخش خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد رفیق پسر موصیہ

نمبر ۵۳۸۲ منکہ عبداللہ مصطفےٰ ولد قاری غلام مجتبےٰ صاحب پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال وارد نیروبی افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمدنی مبلغ تین سو تیس شلنگ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عبداللہ مصطفےٰ موصی گواہ شد سید محمود اللہ شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی۔ گواہ شد محمد اکرم خان سکرٹری وصایا نیروبی پوسٹ بکس ۹۳۲

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ رسول بخش ولد تاج محمد ذات جٹ سکنہ بگووال تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۹ جولائی ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کرچکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کرسکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کردے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کرکے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ محمد ولد شرف دین ذات چشتی سکنہ ڈوڈ شاہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۷/۷/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۸/۵/۳۹

(دستخط) خانصاحب میاں نورالدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

قادیان میں ایک نہایت باموقع مکان رہن ملتا ہے

اسوقت قادیان کے محلہ دارالفضل میں برلب سڑک کلاں ایک نہایت باموقعہ مکان رہن ملتا ہے۔ رقبہ مکان قریباً ایک کنال ہے۔ جس میں دو عدد دوکانیں بنی ہوئی ہیں۔ اور باقی زنانہ حصہ ہے۔ جس میں سب ضروریات مہیا ہیں۔ اور سارا مکان پختہ بنا ہوا ہے۔ جس پر قریباً ساڑھے چار ہزار روپیہ لاگت آئی تھی۔ مالک مکان ایک ضرورت کی وجہ سے ایک ہزار روپے میں رہن رکھنا چاہتے ہیں۔ جس کا وہ قانونی طور پر قبضہ دیدینگے اور اگر انہی کے استعمال پر رہنے دیا جائے۔ تو بطور کرایہ دار سات آٹھ روپے ماہوار تک کرایہ ادا کرنے کو تیار ہیں۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ذریعہ فیصلہ فرمالیں۔ خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گرجاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہوجاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ تشنج۔ دردپسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہوجانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ وتباہ کردیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کا منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب رض طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔ المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض اینڈ سنز دواخانہ متصل اسٹیشن قادیان

(536)

لاہور ۳ جون - ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ چند روز ہوئے گورنمنٹ نے صوبہ کے اخبارات کے نام جو اپیل شائع کی تھی - کہ حیدرآباد ستیہ آگرہ کے متعلق خبریں چھاپنے اور مضامین لکھتے وقت احتیاط سے کام لیا کریں۔ وہ کوئی حکم نہیں - بلکہ محض ایک مشورہ تھا - اور اخبارات سے تعاون کی خواہش کا اظہار۔

اجمیر ۳ جون - معلوم ہوا ہے کہ ریاست ٹہری تیور کی کسی مجلس کے کارکن نے پنڈت نہرو صاحب کے نام ایک تار بھیجنا چاہا - تو تار گھر والوں نے جواب دیا - کہ پنڈت نہرو اور گاندھی جی کے نام کوئی تار قبول نہیں کیا جاسکتا۔

دارجیلنگ ۳ جون - ڈاکٹر ٹیگور نے انٹرنیشنل آرین لیگ کے سکرٹری سے کہا - کہ آریہ سماج نیک کاز کے لئے لڑ رہی ہے - اور مجھے اس سے ہمدردی ہے۔

بمبئی ۳ جون - آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۲۱ جون کو بمبئی میں منعقد ہوگا۔

بمبئی ۳ جون - گاندھی جی یہاں سے صوبہ سرحد کو روانہ ہو جائیں گے اور بمبئی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کے لئے نہیں آسکیں گے۔

پٹیالہ ۳ جون - ریاستی پرجا منڈل نے مہاراجہ صاحب کو لکھا ہے کہ اس نے اپنی سرگرمیوں کو بند کر دیا ہے اور اس بارہ میں آئندہ ان کی ہدایات پر عمل کریں گے۔

شملہ ۳ جون - پنجاب گورنمنٹ عنقریب دو تین کروڑ روپیہ قرض لینا چاہتی ہے - جسے جدید متفرق پروجیکٹ اور ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کی توسیع پر خرچ کیا جائے گا۔

کلکتہ ۳ جون - بنگال کے علماء کی کانفرنس مولوی عبید اللہ صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سندھی کی صدارت میں شروع ہوئی اور چونکہ ان کی طرف سے کانگرس میں شرکت کی تلقین کی گئی - اس لئے بعض مسلمانوں نے جلسہ میں گڑبڑ پیدا کرنی چاہی - لیکن پولیس نے امن بحال کر دیا۔

شیخوپورہ ۳ جون - ایک ملحقہ گاؤں میں ایک شخص نے کسی خانگی نزاع پر بیوی کو ایک تھپڑ مارا - اور وہ اسی وقت فوت ہو گئی۔

حیدرآباد ۳ جون - سرکاری حلقوں میں اس بات کا بہت چرچا ہے کہ نظام گورنمنٹ کی طرف سے اصلاحات کے نفاذ کے سلسلہ میں ۱۹ جون کو اعلان کر دیا جائے گا۔

دہلی ۳ جون - شیو مندر کے سلسلہ میں ہندوؤں نے عدالت ماتحت کے فیصلہ کے خلاف جو اپیل دائر کر رکھی تھی - اسے سشن جج نے خارج کر دیا ہے - ستیہ آگرہ بدستور جاری ہے۔

شملہ ۳ جون - گذشتہ چند سال سے جعلی روپوں نے پبلک کو جس پریشانی میں مبتلا کر رکھا ہے - اس کے پیش نظر حکومت ہند غور کر رہی ہے کہ روپیہ کے سکہ کا ڈیزائن ایسا تیار کیا جائے - کہ جس کی نقل نہ ہو سکے ڈچ ایسٹ انڈیز کے سکہ کا ڈیزائن خاص طور پر زیر تجویز ہے - جو دو روپوں کو ملا کر ایک بنایا گیا ہے۔

لکھنؤ ۳ جون - بدری ناتھ مندر بل کی منظوری میں تاخیر کی وجہ سے یوپی کی وزارت میں ڈیڈ لاک پیدا ہو جانے کے خطرہ کی خبریں بعض اخبارات میں شائع ہوئی ہیں لیکن یوپی کے وزیر اعظم نے اس کی تردید کی ہے - اور لکھا ہے کہ کوئی احتمال اس قسم کا نہیں۔

استنبول ۳ جون - معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے ترکی سے وعدہ کیا ہے - کہ وہ اسے تین کروڑ پونڈ قرضہ اور ۵۰۰ ہوائی جہاز دے گا - اس کے علاوہ موصل میں تیل کے کارخانے کھولنے کی اجازت بھی دیدی جائے گی۔

استنبول ۳ جون - معلوم ہوا ہے - کہ حکومت ترکی کا ارادہ پہلے ڈکٹیٹروں کے ساتھ شریک ہونے کا تھا - لیکن دردانیال کے قریب اپنے جزیرہ میں فصیل بندی اور بھاری افواج کے اجتماع نے اسے اٹلی سے برگشتہ خاطر کر دیا - اور وہ اس سے خطرات محسوس کرنے لگا۔

روم ۳ جون - گو یہ کہا جاتا ہے کہ ولی عہد اٹلی بلجیم کی سیاحت کے لئے گئے ہیں - لیکن باخبر حلقوں میں اس بات کا بہت چرچا ہے - کہ اسے جلا وطن کر دیا گیا ہے - کیونکہ مسولینی کے داماد کاؤنٹ کیانو کے ساتھ ان کا اختلاف پیدا ہو گیا تھا - اور ولی عہد نے اس کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا تھا۔

ناگپور ۳ جون - گورنر سی پی نے قیدی امنڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۹ء کی منظوری دیدی ہے - جو گذشتہ مارچ میں اسمبلی نے پاس کیا تھا - اس کے رو سے ہر قیدی کو جسے تین سال یا اس سے زیادہ کی سزا ہوئی ہو - ہر سال دس دن کی رخصت ملا کرے گی بشرطیکہ اس کا چال چلن اچھا ہو۔

کوئٹہ ۳ جون - یہاں گرمی کے ایام میں بالخصوص پانی کی دقت رہتی ہے - اس لئے میونسپلٹی نے فیصلہ کیا ہے - کہ سوا چھ لاکھ روپیہ خرچ کر کے واٹر سپلائی کی سکیم جاری کی جائے۔

ہاپوڑ ۳ جون - آج یہاں گندم حاضر ۲/۱۰/۲ لائل پور میں ۲/۴/۲

فی من ہے - نخود لائل پور میں ۳/۲/۶ بٹولہ وڈہ ۲/۴/۹ اور خالص ۲/۶/۳ ہے - کراچی میں روئی سفید کا نرخ ۵/۳/۶ آنے ہے - لائل پور میں شہد خالص ۲۷/-/- ہے - بمبئی میں سونا ۳۷/۱/۷ اور امرتسر میں ۳۸/۱/- ہے - چاندی بمبئی میں ۵۲/۱۱/- اور امرتسر میں ۵۳/-/- ہے - پونڈ کی قیمت بمبئی میں ۲۳/۱۰/۹ ہے

ایتھنز ۳ جون - پرسوں یونان میں سخت زلزلہ آیا - جس سے پندرہ سو دیہات بالکل تباہ ہو گئے ہیں - سینکڑوں عمارات پیوند خاک ہو گئیں - اٹھارہ ہزار جانیں ضائع ہوئیں - نقصان کا اندازہ دس لاکھ پونڈ کیا جاتا ہے اور مصیبت زدگان کی امداد کے لئے بیس لاکھ پونڈ کی رقم منظور کی گئی ہے - ابھی تک جھٹکے محسوس ہو رہے ہیں۔

لاہور ۳ جون - معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے بعض کانگرسی کارکنوں کے ذمہ جو ذمہ دار عہدوں پر رہ چکے ہیں کافی رقوم نکلتی ہیں - چنانچہ آڈیٹر کی رپورٹ پر ان کو نوٹس دیا گیا ہے - کہ پندرہ دن کے اندر اندر حسابات پیش کریں - ورنہ معاملہ ہائی کمانڈ کے پیش کر کے کانگرس سے ان کے اخراج کی سفارش کی جائے گی۔

دہلی ۳ جون - قرول باغ میں کچھ عرصہ سے بچوں کے اغوا کی وارداتیں ہو رہی تھیں - ایک مسلمان فقیر کے متعلق لوگوں کو شبہ ہوا - کہ ان میں اس کا ہاتھ ہے - اور اس پر حملہ کر دیا ایک ڈرائیور نے اسے بچانے کی کوشش کی - تو اسے بھی اس کا ساتھی سمجھ کر لوگ پیٹنے لگے - نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں ہلاک ہو گئے۔

پشاور ۳ جون - پشاور کے ایک نزدیکی گاؤں سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں خاکساروں کی چند بیلچہ پارٹیاں نقلی لڑائیاں لڑ رہی تھیں کہ اس کے دوران ایک دیسی ساخت کا بم پھٹ گیا جس کی وجہ سے ایک آدمی زخمی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

526
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت جوبلی فنڈ

کل رقم مقررہ	تین لاکھ روپیہ
۳۱ مئی ۱۹۳۹ء تک کی وصولی	۱۵۰۰۰۷-۱۵-۳
۲۳ مئی ۱۹۳۹ء	۱۴۸۰۰۸-۱-۳
ہفتہ مختتمہ ۳۱ مئی کی وصولی	۱۹۹۹-۱۴-۰
باقی واجب الوصول	۱۴۹۹۹۲-۰-۹
اوسط آمد جو ہر ہفتہ ہونی چاہیئے	۵۵۵۶-۰-۰

خلافت جوبلی کی تقریب منانے کے لئے وقت مقرر ہے جو جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء کے ایام ہیں۔ ۲۷ ہفتے باقی ہیں۔ خلافت جوبلی کی وصولی کی تعداد ۳۱ مئی ۱۹۳۹ء تک ۱۵۰۰۰۷/۱۵/۳ روپے ہے۔ گویا مقررہ رقم تین لاکھ میں سے ۱۴۹۹۹۲/-/۹ روپے کی کمی ہے۔ اور یہ کم از کم رقم ہے جو بقیہ ۲۷ ہفتوں میں پوری کرنی ہے۔ اس لحاظ سے اوسط آمد جو ہر ہفتہ میں ہونی چاہیئے وہ ۵۵۵۶ روپے ہے۔ لیکن جیسا کہ گزشتہ ہفتہ کے اعداد وشمار سے ظاہر ہے چندہ کی وصولی کی رفتار نہایت ہی سست ہے۔ جس رفتار سے وصول ہونی چاہیئے اس کا قریباً تیسرا حصہ ہے۔ عہدیداران تحریک جوبلی فنڈ کو خاص توجہ چستی اور محنت سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

وعدوں کی رفتار نہایت ہی مدھم ہے۔ جماعت کے احباب اور عہدیداران کو خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ ناظر بیت المال

شیخ مبارک احمد صاحب کی مشرقی افریقہ کو روانگی

قادیان ۴ جون۔ شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل جو گزشتہ دسمبر میں چار سال مشرقی افریقہ میں بطور مبلغ کام کرنے کے بعد واپس آئے تھے آج مشرقی افریقہ کے لئے صبح کی گاڑی سے روانہ ہو گئے۔ روانگی کے وقت سٹیشن پر بہت سے اصحاب جن میں حضرت مولوی شیر علی صاحب مقامی امیر جماعت اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب امام الصلوٰۃ بھی تھے جمع تھے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے ہار پہنایا۔ اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مجمع سمیت دعا کی۔ احباب بخیر وعافیت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے دعا کریں۔

کل بعد نماز عصر جناب ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ نے اپنے دفتر میں شیخ صاحب کو الوداعی دعوت دی جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب۔ جناب میر محمد اسحاق صاحب اور بعض اور اصحاب بھی شریک تھے۔ اس موقعہ پر جناب مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ نے مختصر سی تقریر کی جس میں شیخ مبارک احمد صاحب کی سابقہ تبلیغی خدمات کا مختصراً ذکر کر کے ان کے متعلق اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اور امید ظاہر کی کہ شیخ صاحب پہلے سے بھی زیادہ سرگرمی کے ساتھ دینی خدمات بجا لائیں گے۔

شیخ صاحب کو کل دوپہر کے کھانے پر ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک نے جو حال ہی میں افریقہ سے آئے ہیں معہ چند اور اصحاب کے مدعو کیا۔

خان مسعود احمد خان صاحب کی بی۔ اے میں کامیابی

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ خان مسعود احمد خان صاحب ابن حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ نے دہلی یونیورسٹی سے بی۔ اے کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ اور شکر ہے کہ ان کی صحت بھی پہلے کی نسبت بہتر ہوتی جا رہی ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ان سب بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا فرماتی ہیں۔ جنہوں نے ان کے صاحبزادہ کی صحت اور کامیابی کے لئے دعائیں کیں۔

قابل توجہ مبلغین صاحبان و سیکرٹریان تعلیم وتربیت

نظارت تعلیم وتربیت سے متعلق رپورٹیں کچھ عرصہ سے باقاعدگی سے نہیں آرہیں۔ لہٰذا جملہ مبلغین سلسلہ احمدیہ و سیکرٹریان تعلیم وتربیت کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے کام کی ماہوار رپورٹ باقاعدگی سے نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ اگر فارموں کی ضرورت ہو تو تحریر کرنے پر ارسال کر دیئے جائیں گے۔

ناظر تعلیم وتربیت

تبلیغی ٹریننگ کلاس کا افتتاح

انشاء اللہ تعالیٰ ۱۰ اگست سے نظارت دعوۃ وتبلیغ کے زیر اہتمام قادیان میں تبلیغ کی ٹریننگ دینے کے لئے ایک جماعت کھولی جائے گی۔ ۱۴ اگست سے ۴ ستمبر تک تبلیغی اسباق جاری رہیں گے۔ جو لیکچرز کی صورت میں ہوں گے۔ عیسائیت بہائیت۔ آریہ مت کے غلط اصول کی تردید اور اسلام واحمدیت کی تائید میں لیکچر ہوں گے۔ شیعہ۔ اہلحدیث۔ حنفی۔ غیر مبایعین کے بارے میں بھی سیر کن بحث ہوگی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۰ مضامین پر تقاریر ہوں گی۔ اور اسی اثناء میں شامل ہونے والے احباب سے مشقی لیکچر دلائے جائیں گے۔ ہر مضمون کے نوٹ باقاعدہ لکھوائے جائیں گے مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری لیکچر دیں گے انشاء اللہ

احباب کا فرض ہے کہ اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ اور ابھی سے ان دنوں قادیان آنے کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ ناظر دعوۃ وتبلیغ

مبلغ احمدیت مشرقی افریقہ کی امرتسر سے روانگی

امرتسر ۴ جون۔ اخویم مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل مبلغ مشرقی افریقہ آج صبح ۶ بجے قادیان سے روانہ ہوئے۔ پروگرام کے مطابق انہوں نے دس بجے امرتسر سے بمبئی ایکسپریس پر سوار ہونا تھا مگر افسوس کہ ڈیزل کار بٹالہ سے تین میل دور خراب ہو گئی اور آگے چلنا ناممکن ہو گیا۔ آخر بٹالہ سے انجن آیا اور ۱۰ بجے ڈیزل کار کو کھینچ کر بٹالہ لایا۔ اس تعطل کا نتیجہ یہ ہوا کہ شیخ صاحب موصوف کے سفر کا سارا پروگرام تبدیل ہو گیا۔ جو احباب امرتسر سٹیشنوں پر آئے ہوں گے انہیں سخت تکلیف ہوئی ہوگی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے آمین۔ شیخ صاحب نے مجھے کہا کہ میں اس تکلیف کے لئے احباب کی خدمت میں ان کی طرف سے معذرت کر دوں۔ اس خرابی سے شیخ صاحب اور ان کو الوداع کہنے والے احباب کو بھی بہت دقت پیش آئی جو بٹالہ یا امرتسر جا رہے تھے۔ شیخ صاحب کچھ عرصہ بٹالہ ٹھہر کر ۲ بجے کے قریب امرتسر پہنچے۔ ان کے والد منشی محمد الدین صاحب مختار عام اور دیگر دوست بھی ان کے ساتھ تھے۔ چونکہ شیخ صاحب کے ہمراہ افریقہ تک کرمی مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر کے فرزند میاں فضل الرحمٰن صاحب بھی تلاش روزگار کے لئے جا رہے ہیں۔ اس لئے مولوی فضل الٰہی صاحب بھی امرتسر تک ساتھ آئے۔ ... رات ۱۰ بجے فرنٹیئر میل پر امرتسر سے روانہ ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری از امرتسر اسٹیشن

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اختلافِ عقائد کو وجہِ فساد بنانے کا افسوسناک نتیجہ

مذہبی عقائد اور خیالات میں اختلاف دیگر مذاہب کے پیرؤوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اور مسلمانوں کی نسبت بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے ان میں کبھی اس قسم کے لڑائی جھگڑے دیکھنے میں نہیں آتے جو مسلمانوں کا ایک عام مشغلہ بن چکے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے وہ زندگی کے ہر شعبہ میں بے حد ذلیل اور رسوا ہو رہے ہیں۔ اور سخت نقصان اٹھا رہے ہیں۔ ان میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو یہ تو برداشت کر سکتے ہیں۔ اور کرتے ہیں۔ کہ مسلمان کہلانے والے اسلام کو ترک کر کے آریہ یا عیسائی بن جائیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اقدس میں بدزبانی اور بدگوئی اپنا پیشہ بنائیں۔ قرآن کریم پر گندے اور ناپاک اعتراض کرنا اپنا کمال سمجھیں اور اسلام کی پرحکمت تعلیم پر بے ہودہ اعتراضات کر کے غیر مسلموں کو خوش کرتے رہیں۔ لیکن یہ گوارا نہیں کرتے کہ کوئی شخص مسلمان کہلاتا ہوا اپنے ضمیر اور اپنی عقل و سمجھ کے مطابق اپنے عقائد رکھ کر اسلام کی خدمت کرے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے مثال اور بے نظیر خوبیاں دنیا کے سامنے پیش کرے۔ اور اسلام کو تمام ادیان عالم پر غالب کرنے میں کوشاں ہو۔ یہی وجہ ہے کہ علماء کا ایک طبقہ اور احرار کہلانے والے کوتہ اندیش جماعت احمدیہ کے بدترین دشمن بنے ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی دینی خدمات اور مذہب کے لئے قربانی و ایثار کے غیر بھی معترف ہیں۔ اور فی الواقعہ جماعت احمدیہ ہی مجاہدینِ اسلام کی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو دنیا میں حفاظت و اشاعت اسلام کا فرض ادا کر رہی ہے۔ اور ہر محاذ پر اس کے سرفروش جان و مال پیش کر کے اسلام کو غالب کر رہے ہیں۔ لیکن تنگ دل۔ کوتہ اندیش اور قوتِ عمل سے عاری مسلمان کہلانے والوں کی جہالت اور نادانی کے کیا کہنے کہ وہ سب سے زیادہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنا ہی اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور ہر قسم کا فتنہ و شرارت پیدا کرنے میں ناخنوں تک کا زور لگا رہے ہیں۔ کیوں؟ محض اس لئے کہ احمدی ان کے سراسر غلط اور بے ہودہ عقائد سے اختلاف رکھتے ہیں:۔

چونکہ اس قسم کی تنگ دلی ایک زہر ہے جس سے قومیں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بارہا مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ جو لوگ اختلاف عقائد کی بناء پر ایک دوسرے کے خلاف فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں۔ ان کی کسی رنگ میں بھی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو سکے۔ ان کا قلع قمع کر دینا چاہیئے۔ اور اختلاف عقائد کے باوجود متحدہ اور مشترکہ امور میں مل کر کام کرنا چاہیئے۔ لیکن سوائے ایک خاص طبقہ کے عام لوگوں نے اسے خودغرضی پر محمول کیا۔ اور سمجھا۔ کہ اپنی مخالفت کو فرو کرنے کے لئے یہ تلقین کی جا رہی ہے۔ حالانکہ جماعت احمدیہ پر محض خدا تعالےٰ کے فضل سے کبھی ایسا وقت نہیں آیا۔ جبکہ بڑی سے بڑی مخالفت نے اس کا حوصلہ پست کیا ہو۔ اور اسے اپنی حفاظت کے لئے سوائے خدا تعالےٰ کو پکارنے کے کسی اور کا خیال بھی آیا ہو:۔

پس وہ جماعت جس کی بنیاد مخالفت میں رکھی گئی۔ جو مخالفت میں بڑھی اور مخالفت میں ہی ترقی کر رہی ہے اسے اب کیا خوف ہو سکتا ہے۔ بہرحال سمجھا یہی گیا۔ کہ جماعت احمدیہ اپنے آپ کو مخالفت کے بھنور سے نکالنے کے لئے مسلمانوں کو اختلاف عقائد کے باوجود رواداری سے کام لینے کی تلقین کرتی ہے۔ اور اس وجہ سے اس زہر کی طرف توجہ نہ کی گئی۔ جو اختلاف عقائد کی بناء پر بڑھتا جا رہا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ آج وہ زہر مختلف صورتوں میں پھوٹ رہا ہے چنانچہ لکھنؤ میں سنی شیعہ جھگڑے کا یہی باعث ہے۔ جس میں دونوں اطراف کے ہزارہا آدمی جیلوں میں جا چکے ہیں۔ اور تمام ہندوستان میں ایک ایسی آگ لگی ہوئی ہے۔ جسے بجھانے کی سوائے اس کے کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ جو آج سے بہت پہلے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ایسے فتنوں کو فرو کرنے کے لئے پیش فرما چکے ہیں۔ چنانچہ اخبار "زمیندار" (۷ جون) لکھتا ہے:۔

"اس وقت ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ لکھنؤ کے سنیوں اور شیعوں کے درمیان فی الفور مصالحت کرا دی جائے اور ان دونوں کو اس بات پر آمادہ کیا جائے۔ کہ خواہ ان کے عقائد کچھ ہی ہوں۔ وہ ایک دوسرے کے جذبات کی پاسداری کرتے ہوئے مدح و قدح صحابہؓ کے ہنگامہ خیز مظاہروں سے محترز رہیں"

اسی طرح سر مرزا محمد اسمٰعیل صاحب دیوانِ میسور نے اپنی ایک تقریر میں کہا:۔

"ایک ہی مذہب کے دو فرقوں میں اس قدر تشدد کے ساتھ بغض و عناد کا پیدا ہو جانا موجودہ زمانہ کے اعتبار سے ایک ایسا جانکاہ واقعہ ہے۔ کہ انتہائی شرم آتی ہے سنی ہوں۔ یا شیعہ ایک دوسرے کے جذبات اور خیالات کو کیوں صدمہ پہونچائیں۔ خواہ دونوں میں لاجرم اپنے اپنے نقطۂ نظر سے خلوص یا بے ریائی کیوں نہ ہو۔ لیکن چاہیئے۔ کہ اختلاف خیالات کے باوجود بھی دلوں میں ضرور گنجائش ہو۔ خصوصاً مذہبی معاملات میں ہم کو ایک دوسرے کی تعظیم و تکریم کا عادی ہونا چاہیئے اور اگر ضرورت ہو۔ تو اتفاق کے بعد اختلاف کا اظہار کرنا چاہیئے"

(ہلال بمبئی یکم جون)

فی الواقعہ سنی شیعہ جھگڑے کے تصفیہ کی یہی واحد صورت ہے۔ اور مسلمانوں کو اخلاقی، سیاسی اور مذہبی تباہی سے بچانے کی بھی یہی صورت ہے۔ کہ وہ آپس میں رواداری سے کام لیں۔ اختلاف عقائد اور اختلاف خیالات کی بناء پر ایک دوسرے کے خلاف مورچے نہ قائم کریں۔ بلکہ مشترکہ امور میں متحد ہو کر رہیں۔ اور اختلافی امور کے اظہار میں محبت۔ نرمی۔ اور ایک دوسرے کی دلی خیر خواہی ملحوظ رکھیں۔ یہی وہ طریق عمل ہے۔ جو آج سے بہت عرصہ قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کے سامنے پیش فرما چکے ہیں۔ اور اب مصائب میں مبتلا ہو کر مسلمان خود اسی طرف آ رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ عمل کی توفیق بخشے:۔

528

مردم شماری۔ فنّ تعمیر اور تاجہائے شاہی کے متعلّق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض مُفید معلومات

مردم شماری

مردم شماری کو عربی زبان میں احصاء کہا جاتا ہے جس کے لفظی معنی شمار کرنے کے ہیں اور اصطلاحاً شہروں کی پیمائش باشندوں کے شمار اور مکانات کی تعداد وغیرہ معلوم کرنے کو کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے مردم شماری دو ہزار دو سو اڑتیس سال قبل مسیح ایک شخص یا دشبا حسین نامی نے کرائی جس سے اس کی غرض یہ تھی۔ کہ ہر قسم کی ملکیت کا شمار ہو جائے بعد ازاں حضرت موسےٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی مردم شماری کرائی۔ جس کا مقصد بنی اسرائیل کی جنگی قوت کا اندازہ لگانا تھا۔ اس کے بعد سلطنت روما نے مردم شماری کو ایک باقاعدہ شکل میں جاری کیا عہد نبوت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت مسلمانوں کی بھی مردم شماری ہوئی۔ گو اس مردم شماری کا سنہ کہیں تحریر نہیں مگر اس قدر ضرور معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تین دفعہ مردم شماری ہوئی۔ پہلی مرتبہ کے شمار میں مسلمانوں کی تعداد پانچ سو دوسری دفعہ کے شمار میں سات سو اور تیسری دفعہ کے شمار میں ڈیڑھ ہزار تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بالکل ابتدائی زمانہ کی بات ہے۔

یورپ میں سنہ ۱۳۲۸ء میں فرانس کی مردم شماری ہوئی۔ سترھویں صدی کے درمیانی یا آخری حصہ میں سویڈن کی حکومت نے حکم جاری کیا۔ کہ ہر گرجا میں ایک رجسٹر کھولا جائے جس میں ہر شخص کی تاریخ پیدائش وفات اور اس کی شادی کا اندراج ہو۔ اسی بنیاد پر دورِ جدید کی مردم شماری قائم ہوئی بعد ازاں فرانس میں سنہ ۱۶۹۷ء میں مردم شماری ہوئی۔ سنہ ۱۸۰۱ء میں نپولین اعظم نے فرانس کی مردم شماری کرائی اور اس وقت سے مردم شماری کا طریق دنیا میں عام طور پر رائج ہو گیا۔ پہلی مرتبہ تحصیلوں کا شمار سنہ ۱۸۲۵ء میں۔ صنعتی و تجارتی کارخانوں کا شمار سنہ ۱۸۲۳ء میں اور ریلوے لائنوں کا شمار سنہ ۱۸۴۱ء میں ہوا۔

فنِ تعمیر

تعمیر عمارت بنانے کو کہا جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تعمیرات نہایت سادہ تھیں۔ اور وہی سادگی ان عمارات کا طرۂ امتیاز رہی جو صحابہ کے زمانہ میں تعمیر ہوئیں لیکن اموی خلفاء میں سے جب ولید بن عبد الملک کا زمانہ آیا تو ایسی عمارتیں تعمیر ہوئیں جو انجنیری کا بہترین نمونہ تھیں۔ چونکہ یہ عمارتیں زیادہ تر رومیوں کی امداد سے بنائی گئی تھیں اس لئے رومی یا ایرانی طرز پر تعمیر ہوئیں۔ بعد میں جب عربی زبان میں علم ہندسہ اور ریاضی کی کتابوں کے ترجمے شائع ہوئے اور مسلمان انجنیر پیدا ہوئے تو انہوں نے ان دونوں طرز تعمیر کو مخلوط کر کے ایک جدید طرز تعمیر پیدا کیا جو چوتھی صدی اور اس کے بعد بہت ترقی کرتا گیا اس طرز جدید میں چند نئی ایجادات بھی ہوئیں مثلاً تعمیر کا مسالہ۔ ستون اور ان کے پرنالے۔ محرابیں۔ مینار۔ گنبد۔ آرائشی طاقچے۔ گلکاریاں اور کتبے وغیرہ۔

عربوں کے فن تعمیر کو کئی اقسام میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔ جن میں سے

اوّل وہ عربی طرز ہے جو قبل از اسلام رائج تھی اس کی مثالیں یمن کی قدیم عمارات کے کھنڈروں میں اور بعض ان عمارات کے باقیات میں ملتی ہیں جو شام کی عربی حکومت مثلاً غسان وغیرہ کی یادگاروں میں پائی جاتی ہیں۔

دوسری طرز شرقی عربی ہے۔ اس نمونہ کی عمارات

ا۔ شام میں وہ ہیں جو ساتویں صدی ہجری سے نویں صدی ہجری تک بنائی گئیں یا از سر نو تعمیر ہوئیں جیسے مسجد اقصیٰ اور جامع دمشق وغیرہ

ب۔ مصر میں وہ عمارات ہیں جو ساتویں صدی ہجری سے دسویں صدی ہجری تک بنیں مثلاً مسجد عمر وغیرہ

ج۔ صقلیہ میں وہ عمارتیں ہیں جو نارمنوں کی فتح سے پہلے بنیں۔

د۔ اندلس میں مسجد قرطبہ اور طلیطلہ کی عمارات جو دسویں صدی ہجری کے قبل تعمیر ہوئیں بطور مثال پیش کی جا سکتی ہیں۔

تیسری۔ خالص عربی طرز ہے جس کا نمونہ مصر اور اندلس میں ملتا ہے مصر میں عربی طرز کی تکمیل دسویں صدی ہجری سے لے کر پندرھویں صدی تک ہوتی رہی۔ اسی طرح اندلس میں اشبیلہ اور غرناطہ کی عمارتیں عربی طرز کی عمدہ مثالیں ہیں۔

چوتھی۔ مخلوط عربی طرز ہے جس میں اندلسی عربی طرز۔ یہودی عربی طرز۔ ایرانی عربی طرز۔ ہندی عربی طرز۔ اور ہندی ایرانی عربی طرز شامل ہیں۔ طلیطلہ کی بہت سی عمارتوں میں اندلسی عربی طرز نظر آتی ہے۔ اسی طرح یہودی عربی طرز کی بھی بعض عمارات ملتی ہیں جو کسی زمانہ میں یہودیوں کی ہیکلیں تھیں:۔

ایرانی عربی طرز ایران میں اشاعت اسلام کے بعد جاری ہوئی۔ مساجد اصفہان اس کے ثبوت میں دیکھی جا سکتی ہیں:۔

ہندی عربی طرز میں وہ عمارتیں شامل ہیں جو ان دونوں طرزوں کی آمیزش سے بنیں۔ جیسے قطب صاحب کی لاٹ وغیرہ اسی طرح ہندی ایرانی عربی طرز یا مغلیہ طرز کی ہندوستان میں وہ عمارات ہیں جو سلاطین مغلیہ کے وقت تعمیر ہوئیں جیسے شاہان مغلیہ کے محلات اور مساجد وغیرہ

تاجہائے شاہی

تاج جس کی جمع تیجان ہے بادشاہی ٹوپی کا نام ہے۔ تاج کو بعض لوگ سر کا زیور بتاتے ہیں۔ مگر دراصل وہ زیور نہیں بلکہ ایک زیور تمام مرصع ٹوپی کا نام ہے۔ جو امتیاز کے لئے پہنی جاتی ہے۔ ابتداء میں صرف بادشاہ ہی تاج پہنتے تھے۔ مگر بعد میں شہزادوں اور نوابوں وغیرہ کو بھی حسب حیثیت تاج عطا کئے گئے۔

اس امر کا پتہ لگانا کہ تاج کا موجد کون ہے بہت مشکل ہے۔ تاہم علامہ مسعودی مروج الذہب میں لکھتے ہیں کہ دنیا میں سب سے پہلا بادشاہ جس نے تاج پہنا وہ اشولیا (نینوا) کا بادشاہ سوسان تھا۔

کتب منشی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل
ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل
کی نئی اور سیکنڈ ہینڈ کتب ملنے کا پتہ
ملک بشیر احمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

بعض اور لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ کیومرث پہلا ایرانی بادشاہ ہے۔ جس نے تاج ایجاد کیا۔ اور پہلا تاج ابتدا میں پتوں کا ایک ہار تھا۔ جو سر پر لپیٹ لیا جاتا تھا۔ بعد میں اس میں پھولوں کا اضافہ ہوا۔ لیکن جب قدرتی سادگی کو جواہرات اور سونے چاندی کی چمک نے دبا دیا۔ تو تاج بھی مرصّع اور جڑاؤ تیار ہونے لگے۔ مرصّع تاجوں کی سب سے پہلی وضع یہ تھی۔ کہ ایک پٹی میں ایک ہیرا نصب کیا جاتا۔ اور وُہ پٹی سر پر لپیٹ کر پیچھے کی طرف باندھ لی جاتی۔ اور ہیرا پیشانی کے اوپر چمکتا رہتا۔ مصر کے یونانی فرماں روا بطلیموس اور شاہان شام کی مورتوں پر اسی وضع کا تاج نظر آتا ہے۔ ہندوستان کے قدیم اجداد کے تاج بھی نہایت قیمتی اور مرصّع بجواہر ہوتے تھے ؛؛

تاج کا رواج ایرانی۔ یونانی اور رومی قوموں میں عرصۂ دراز سے پایا جاتا ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں بھی تاج کا وجود ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ والئ حیرہ نے ساسانیوں سے اور بنی غسان نے رومیوں سے تاج حاصل کئے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور خلفائے راشدین نے کبھی سر پر تاج نہیں رکھا۔ لیکن جب اسلامی خلافت بادشاہت سے بدل گئی۔ تو سلمان بادشاہوں نے تاج کے عوض تاج کی مرصّع کلغیاں اپنے عماموں میں لگانی شروع کر دیں۔ ترکی سلاطین۔ شاہانِ ہند اور فرمانروایانِ عجم کے تاج بھی کلغی دار عمامے تھے مگر ان کلغیوں کا رواج بھی خلفائے بنی امیہ اور خلفائے بنی عباس کے عہد تک ثابت نہیں ہوتا ؛؛

تحریک جدید کی مالی قربانیوں کے امتحان میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیاب ہونے کی کوشش کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"میں جماعت کو یہ توجہ دلانے کے لئے آیا ہوں۔ کہ تحریک جدید کے ذریعہ ان کا امتحان ہو رہا ہے فیل ہونے والے فیل ہو رہے ہیں۔ اور کامیاب ہونے والے کامیاب ہو رہے ہیں۔ وُہ جو امید کرتے ہیں کہ اب ان کے لئے کوئی آرام کا سانس ہے۔ وُہ غلطی پر ہیں۔ اگر بندوں کے ہاتھ سے ان کا امتحان نہیں ہو گا۔ تو خدا خود ان کا امتحان لے گا۔ لیکن بہرحال اللہ تعالےٰ نے چاہنا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ مخلصوں اور کمزوروں و منافقوں کو جدا جدا کر دیا جائے۔ میں نے تحریک جدید میں جو امور پیش کئے تھے۔ اگر جماعت ان پر عمل کرتی تو ہر سال پہلے سال سے زیادہ چندہ آتا۔ اور زیادہ چندہ دینے کی طاقت ان میں پیدا ہوتی۔ میں نے کہا تھا کہ اپنے اخراجات کم کرو۔ اور اخراجات میں کمی کر کے جو رقم تمہارے پاس بچے۔ وُہ اسلام کی ترقی کے لئے دو۔ اور اخراجات میں کمی اپنی اپنی طاقت کے مطابق کرو جسے دو ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ وہ اپنے اخراجات کے لحاظ سے کمی کرے اور جسے دس روپیہ ملتے ہیں۔ وہ اپنے اخراجات کے لحاظ سے کمی کرے اور اس طرح جو روپیہ بچے۔ وُہ چندہ میں دے دیا جائے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ چندہ دینے کا یہ گُر جو میں نے بتایا تھا۔ جماعت نے اس پر عمل نہیں کیا۔ میں نے شروع میں بتایا تھا۔ کہ تم مونہہ سے کہتے ہو کہ ہم اپنا سب کچھ اسلام کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ حالانکہ تمہارے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ اس صورت میں تمہارا دعوٰے کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ تمہارا فرض یہ ہے۔ کہ پہلے مٹھی میں کچھ لو۔ اور پھر دینے کا نام لو۔ اور مٹھی میں لینے کے معنی یہ ہیں۔ کہ تم اپنی زندگیوں میں تغیر پیدا کرو۔ کھانے میں۔ پینے میں۔ پہننے میں۔ اور مکانات کی آرائش و زیبائش میں۔ غرض ہر چیز میں فرق کرو۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ ایک غریب شخص بھی اتنا چندہ دے جتنا ایک امیر دیتا ہے۔ بلکہ اگر وُہ پانچ روپیہ دے سکتا ہے۔ تو پانچ ہی دے۔ مگر پانچ دینا ایک غریب شخص کے لئے تبھی ممکن ہے جب وہ اپنے اخراجات میں کمی کرے۔ جیسا کہ ایک امیر کے لئے پانچ سو چندہ دینا بھی اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک وُہ قربانی کر کے اخراجات کو کم نہیں کرتا۔ ابھی وُہ وقت نہیں آیا۔ کہ میں امراء سے کہوں۔ کہ جو کچھ ان کے پاس ہے وُہ لائیں۔ اور اسلام کے لئے قربان کر دیں۔ ابھی نسبت کے طور پر ان سے قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے مثلاً کہا جاتا ہے۔ جو سو روپیہ لیتا ہے۔ وُہ دس روپیہ دے۔ اور جو ہزار کماتا ہے۔ وُہ ایک سو روپیہ دے لیکن جب وُہ وقت آیا۔ کہ کہا گیا کہ جو کچھ پاس ہے۔ سب اسلام کے لئے حاضر کر دو۔ اس وقت سے زیادہ لوگوں کا امتحان ہو جائے۔ مگر اس امتحان کے آنے تک ضروری ہے کہ جنہوں نے اپنے آپ کو تحریک جدید کے امتحان میں شامل کیا ہوا ہے۔ وُہ اس میں کامیاب ہونے کی کوشش کریں"۔

جماعت کے ہر فرد کو اور خصوصاً ان احباب کو جنہوں نے تحریک جدید کی شاندار قربانیوں میں اپنے آپ کو شامل کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد پر عملی لبیک کہنا چاہیئے۔ تاکہ وہ تحریک جدید کے امتحان میں کامیاب ہو جائیں۔ اور ان کا وعدہ جو انہوں نے اپنی خوشی اور مرضی سے اپنے امام کے حضور پیش کیا ہے۔ وقت کے اندر پورا ہو جائے ؛؛

یاد رہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار والی فوج میں حقیقی طور پر وہی شامل ہو سکتے ہیں۔ جو دس سال تک اس تحریک میں حصہ لیتے رہے ہوں۔ جو لوگ اپنے وعدوں کو وقت کے اندر پورا نہیں کریں گے۔ اور کسی سال میں ناغہ کریں گے۔ ان کے نام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج میں نہیں آسکیں گے ؛؛

پھر "حقیقت میں تحریک جدید کے چندہ کا بقایا رہنا نہایت شرمناک ہے۔ اور ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ کسی کی ناک کٹ گئی۔ کیونکہ اس کے متعلق بار بار کہا گیا تھا۔ کہ جس نے جس قدر ادا کرنا ہو۔ اسی قدر وعدہ لکھائے۔ وعدہ لکھانے یا نہ لکھانے کا اسے اختیار تھا"۔

پس وُہ احباب جنہوں نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے سال پنجم اور گزشتہ سالوں کے بقایا جلد سے جلد ادا کریں۔ اور اس ؟ کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے اخراجات میں کمی کریں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

530

اعتراضات کے جواب

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے اعتراضات کے جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت

(۲)

رسالہ الوصیت اور خلافت اولیٰ

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں۔

"مجھے ایک دفعہ کسی شخص نے کہا کہ حضرت مسیح موعود کی وصیت کے خلاف مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرنا ایک ایسی بدعت تھی۔ جس نے قوم کو غلط راہ پر ڈال دیا۔"

(پیغام صلح ۴ مئی)

گویا آج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض کی خلافت اور حضور کی بیعت غیر مبایعین کی نظر میں الوصیت کے خلاف اور گمراہ کن بدعت ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھ خلافت ثانیہ سے سرتابی کو جائز ثابت کرنے کے لئے کہا اور لکھا جارہا ہے۔ ورنہ ان دنوں نہ وہ بیعت خلاف وصیت تھی۔ اور نہ اسے بدعت سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ جناب مولوی محمد علی صاحب خود لکھ چکے ہیں۔

"یہ بیعت اللہ تعالےٰ کے ساتھ روحانی تعلق بڑھانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح جیسے پاک وجود کی دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کے لئے اور آپ کے علم و فضل کے آگے سر نیچا کرنے کے لئے تھی۔"

(ایک ضروری اعلان صلا)

خلافت ثانیہ سے اختلاف کے بعد بھی ابتداءً غیر مبایعین یہی کہا کرتے تھے

"صاف ظاہر ہے کہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کی بیعت الوصیت کے خلاف ہرگز نہ تھی بلکہ اس کے عین مطابق اور جائز تھی۔"

(پیغام صلح ۹ اپریل ۱۹۱۴ء)

مگر جوں جوں بُعد ہوتا گیا انہیں خلافت نورالدین اعظم رض الوصیت کے خلاف بلکہ بدعت نظر آنے لگی۔ اور انہیں اس کا تصور کر کے بھی "قلبی اذیت" پہنچنے لگی۔ سچ ہے ایک سچائی کو چھوڑنے سے دوسری صداقتوں کو بھی خیرباد کہنا پڑتا ہے۔

آیت استخلاف اور خلافت مسیح موعود

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود پر آیت استخلاف نازل نہیں ہوئی۔ آپ کی وحی میں آپکو خلافت کا کوئی وعدہ نہیں دیا گیا جماعت کے لئے آپ پر فقط یہ وحی نازل ہوئی تھی کہ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ کہ تیرے متبعین کو تیرے منکرین پر قیامت تک غالب کرتا رہوں گا"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت تو دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ ہے۔ اور آپ کے بعد سلسلہ خلافت منہاج نبوت پر ہی قائم ہونے والا تھا۔ اس جگہ علیحدہ آیت استخلاف کی کیا ضرورت تھی۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء خود رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء ہیں اس لئے قطعاً ضرورت نہ تھی۔ کہ حضور پر علیحدہ طور پر آیت استخلاف کا نزول ہوتا قرآن پاک کا وعدہ لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم قیامت تک ممتد ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آیت استخلاف کا عدم نزول غیر مبایعین کے لئے ہرگز محل استدلال نہیں تعجب ہے کہ یہ لوگ کس طریق پر چل رہے ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر قرآن پاک کی وہ آیات بطور وحی نازل ہوتی ہیں۔ جن میں نبوت کا ذکر ہے مثلاً ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ وغیرہ آیات تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو قرآنی آیات ہیں۔ ان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کیسے ثابت ہوسکتی ہے۔ اور اگر آیت استخلاف حضور کے الہامات میں موجود نہ ہو۔ تو شور مچا دیتے ہیں کہ دیکھو اگر آپ کے بعد خلافت قائم ہونی ہوتی تو اس جگہ آیت استخلاف کیوں نازل نہ ہوتی؟ یہ دورخی حق پرستوں کا شیوہ نہیں ہوسکتی۔

ہر نبی کے بعد خلافت ہوتی ہے کیا ہر نبی پر آیت استخلاف کا نزول ہوا تھا؟ پھر جو الہام ڈاکٹر صاحب نے جماعت کے بارے میں بیان کیا ہے وہ خود خلافت کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ یہ وہی آیت ہے جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام پر بھی نازل ہوئی تھی۔ جماعت احمدیہ منکرین پر قیامت تک غالب رہے گی کس طرح؟ کیا بغیر نظام کے اور پراگندگی کی حالت میں ایسا ہوگا یا واجب الاطاعت امام کی قیادت میں؟ حضور علیہ السلام غیر احمدیوں اور جماعت احمدیہ کا مقابلہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"جو لوگ ہماری جماعت سے ابھی باہر ہیں دراصل وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں ہیں۔ جو انکے نزدیک واجب الاطاعت ہے" (رسالہ پیغام صلح)

پس اگر نظر غائر سے دیکھا جائے تو خود یہ الہام اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ میں خلافت ضروری ہے۔ اور اسی بنا پر جماعت نے اجماعی طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو خلیفہ برحق تسلیم کیا اور ان کی بیعت کی آج آیت استخلاف کے عدم نزول کا عذر باطل ہے۔

حضرت خلیفہ اول رض کی پوزیشن

ڈاکٹر صاحب تحریر کرتے ہیں "عملی طور پر مولانا نورالدین مرحوم کی پوزیشن ایک امیر کی پوزیشن سے کبھی بلند نہیں ہوئی" بے شک حضرت مولوی صاحب امیر المومنین تھے مگر جسطرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر امیر المومنین تھے۔ انہوں نے خود فرمایا ہے۔

"جس طرح ابوبکر اور عمر خلیفہ ہوئے رضی اللہ عنہما اسی طرح پر خدا تعالےٰ نے مجھے مرزا صاحب کے بعد خلیفہ کیا۔"

(اخبار بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

لفظ "امیر" کی آڑ میں خلافت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ خود ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھ چکے ہیں:۔

"جو رسول نہیں وہ پھر اولالامر ہے خواہ اسے خلیفہ کہو خواہ امیر"

(پیغام صلح ۲ اپریل ۱۹۱۴ء)

ہاں اگر ڈاکٹر صاحب کی مراد یہ ہے کہ حضرت مولوی صاحب کی پوزیشن ایک ادنیٰ درجہ کے امیر کی تھی جیسی کہ مولوی محمد علی صاحب کی ہے تو یہ سراسر غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ حضرت مولوی صاحب کو اپنے عہد خلافت میں وہی پوزیشن حاصل تھی جو حضرت ابوبکر رض کو حاصل تھی غیر مبایعین زیادہ شور انجمن اور خلیفہ کا مچایا کرتے ہیں حضرت خلیفہ اول رض چودہ ممبران صدر انجمن کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ان چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرادی کہ اسے اپنا خلیفہ مانو۔ اور اسطرح تمہیں اکٹھا کر دیا۔ پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہوگیا۔"

(بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

گویا حضرت خلیفہ اول رضؓ ساری قوم کے بلا استثناء مطاع تھے۔ اور ان کی رائے سب کے اوپر تھی۔

حضرت خلیفہ اوّل اور انجمن کے فیصلے

ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ "انہوں نے کبھی انجمن کے فیصلہ کو اپنے حکم سے نہیں توڑا" روزمرہ فیصلوں کو توڑنے کا تو طریق تو نہیں ہے۔ لیکن یہ تو سب کو معلوم ہے کہ بجیرہ والے مکان کے بارے میں حضرت مولوی صاحب نے انجمن کے فیصلہ کو بدلوا دیا تھا۔ اور اس پر غیر مبائع عنصر کس قدر ناراض ہو گیا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے کہ "اس موقع پر حضرت مولوی صاحب کا رنج بھی واقعی انتہاء کو پہنچ گیا" پھر مولوی محمد علی صاحب نے سید محمد حسین شاہ صاحب۔ اور مرزا یعقوب بیگ صاحب کے خطوط کے ادھورے اقتباس دیئے ہیں۔ جن میں بقول محمد علی صاحب لکھا تھا کہ۔

"سردست تو قادیان کی مشکلات کا سخت فکر ہے خلیفہ صاحب ..... عنقریب ایک نوٹس شائع کرنے والے ہیں۔ جس سے اندیشہ بہت بڑے ابتلا کا ہے ..... ان کا منشاء یہ ہے۔ کہ انجمن کالعدم ہو جائے۔ اور ان کی رائے سے ادنیٰ تخالف نہ ہو"

(رسالہ حقیقت اختلاف صفحہ ۱۶۰-۱۶۴)

ان خطوط کا بین السطور دیکھیں اور فرمائیں۔ کہ اگر حضرت خلیفہ اول رضؓ انجمن کے فیصلہ کو نہ توڑا کرتے تھے۔ نہ توڑ سکتے تھے تو اس واویلا کا کیا مطلب تھا؟ اس ضمن میں میں زیادہ عرض نہیں کرتا۔ اتنا تو صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہٗ کی پوزیشن ایک ادنےٰ امیر کی طرح نہ تھی کہ اس کے حکم کا ماننا نا ماننا برابر ہو۔ بلکہ وہ واجب الاطاعت امیر المومنین خلیفۃ المسیح تھے۔ خود مولوی محمد علی صاحب نے "چند کھری کھری باتیں" والے مضمون میں خواجہ صاحب کے الفاظ میں اپنے خیالات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"اگر کوئی خلیفہ وقت اپنے زہد تقویٰ اپنی بے نفسی اپنے تبحر علم وغیرہ وغیرہ کے باعث اخلاقی حکومت اس قسم کی کر سکے کہ اس اکیلے کی رائے انجمن کی رائوں پہ فوق لے جائے جیسا کہ موجودہ خلیفہ میں ہے۔ تو یہ رتبہ اسے اپنی ذاتی صفات کے لحاظ سے ہوگا۔ نہ بسبب خلیفہ ہونے کے" (ضمیمہ پیغام صلح ۲۰ اپریل ۱۹۱۴ء)

اس عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کے زمانہ میں غیر مبائعین کے اکابر بھی مانتے تھے۔ کہ آئندہ خلفاء ضرور ہوں گے۔ ہاں وہی بات کہ وہ چاہتے تھے کہ وہ خلفاء ہمارے ماتحت ہوں مجھے اس وقت ان کی اس غیر طبعی خواہش سے بحث نہیں۔ میں صرف یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ غیر مبائعین حضرت خلیفہ اول رضؓ کی رائے کو ساری انجمن کی آراء سے فوق سمجھتے تھے یا کم از کم اس کا اظہار ضرور کرتے تھے خواہ اس کو آپ کا ذاتی کمال قرار دیتے ہوں۔ بہرحال اس سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ کی پوزیشن تو ظاہر ہے۔ جناب ڈاکٹر صاحب! بے شک حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہٗ امیر المومنین تھے۔ مگر ویسے ہی جیسے حضرت ابوبکر رضؓ و حضرت عمر رضؓ تھے اور جماعت احمدیہ اسی طریق پر خلفاء کو تسلیم کرتی ہے۔ اب تو خطبہ جمعہ میں مولوی محمد علی صاحب نے بھی مرکزی شخصیت کے بغیر جو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرح ہو کامیابی کو محال قرار دیا ہے۔ اور کامیابی کے حصول کے متعلق فرمایا ہے۔

"یہ تبھی ممکن ہے جبکہ ایک واجب الاطاعت امیر کے ہاتھ میں جماعت کی باگ ڈور ہو۔ تمام افراد اس کے اشارے پہ حرکت کریں سب کی نگاہیں اس کے ہونٹوں کی جنبش پہ ہوں۔ اور جونہی اس کی زبان فیض ترجمان سے کوئی حکم مترشح ہو۔ سب بلا حیل و حجت اس پر عمل پیرا ہوں" (پیغام صلح ۲۷ فروری ۱۹۳۹ء)

یقیناً یہی امارت حقہ تھی جو حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کو حاصل تھی۔ اور یہی امارت آئندہ خلفاء کو حاصل رہے گی۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ اس واجب الاطاعت امیر اور خلیفہ میں کوئی فرق نہیں۔ اس لئے لفظ امیر کے لکھ دینے سے آپ خلافت احمدیہ کا انکار نہیں کر سکتے۔ ہاں یاد رہے کہ آپ یہ جواب نہ دے دیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے مندرجہ بالا خطبہ میں اپنے آپ کو واجب الاطاعت امیر بنانا چاہا تھا۔ مگر ہم نے ان کو بننے نہ دیا اور اس تحریک کو کچل کر رکھ دیا۔ کیونکہ یہ جواب ہمارے مفاد کے خلاف نہیں۔ بلکہ اس سے ایک مرتبہ مولوی محمد علی صاحب آیت قرآنی ھمّوا بما لم ینالوا کے مصداق ثابت ہوتے ہیں۔ اور ساتھ ہی واجب الاطاعت امیر یا خلیفہ کی مرکزی شخصیت کی ضرورت روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے۔

خاکسار۔ ابو العطا جالندھری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواجہ حسن نظامی صاحب کا قابل تعریف رویہ

ناظرین الفضل کو معلوم ہے کہ خواجہ حسن نظامی صاحب نے حال میں سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" کے ہندی ترجمہ قرآن کا اس رنگ میں ذکر کیا تھا۔ کہ گویا وہ خواجہ صاحب کے شائع کردہ ہندی ترجمہ قرآن سے فائدہ اٹھا کر شائع کیا گیا ہے اور اس طرح وہ سرقہ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ الزام سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کی پوزیشن کے لئے نہایت نقصان دہ تھا۔ لہٰذا انہوں نے نہ صرف اس کی پر زور تردید کی، بلکہ یہ چیلنج بھی دیا، کہ کسی غیر مسلم ہندی دان کے سامنے دونوں ترجمے پیش کر کے فیصلہ کرا لیا جائے، کہ خواجہ صاحب کا الزام درست ہے یا غلط۔ اور اگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوئے۔ تو عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا جائیگا۔ اس کے متعلق ہم نے خواجہ صاحب کو بذریعہ "الفضل" یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ انہیں اعلان کر دینا چاہیئے۔ کہ ایڈیٹر صاحب نور کے ہندی ترجمہ قرآن کے متعلق انہوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ کسی غلط فہمی کی بنا پر لکھا گیا ہے۔ اور بالکل غلط ہے۔ اب ہمیں یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ کہ خواجہ صاحب موصوف نے ہمارے مشورہ کے مطابق اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ اور اپنے وکیل کی معرفت بذریعہ رجسٹر ایڈیٹر صاحب نور کو بھی مطلع کیا ہے۔ اس اعلان میں لکھا ہے:۔

"ہمارے مؤکل (خواجہ حسن نظامی صاحب) کا شبہ غلط تھا۔ بحیثیت مسلمان بھائی ہونے کے آپ (ایڈیٹر صاحب نور) کا بیان ہمارے مؤکل کی نگاہ میں غیر مسلم لوگوں کی رائے سے زیادہ وزنی ہے۔ اور ہمارے مؤکل آپ کو سچا سمجھتے ہیں۔ اور وہ اس معاملہ کا کسی غیر مسلم سے فیصلہ کرانا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہمارے مؤکل اپنی تحریر کو غلط مان کر اسکو سچے دل سے واپس لیتے ہیں۔ (منادی یکم جون)

یہ الفاظ پڑھ کر ہمیں نہ صرف اس لئے خوشی ہوئی کہ ایک افسوسناک الجھن نہایت آسانی کیساتھ دور ہو گئی۔ بلکہ اس لئے بھی کہ خواجہ صاحب موصوف نے نہایت قابل تعریف رویہ اختیار کیا یعنے اپنی غلطی کو فوراً مان کر اس کا ازالہ کر دیا کسی نہ کسی وجہ سے غلطی کا انسان سے سرزد ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن اپنی غلطی کا اعتراف کر لینا بڑی خوبی کی بات ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم ملکی حالات اور واقعات

لکھنؤ میں شیعہ سنی نزاع اور مقتدر مسلمانوں کی اپیل

شملہ سے ۲ جون کو ہندوستان کے قریباً بیس مقتدر مسلم رہنماؤں کی طرف سے جن میں پنجاب و بنگال کے وزرائے اعظم بھی شریک ہیں۔ ایک اپیل شائع کی گئی ہے جس میں لکھا ہے کہ لکھنؤ کی شیعہ سنی تحریک خطرناک صورت اختیار کر رہی ہے اور اب اس کے اثرات دوسرے مقامات پر بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ یہ ہمارا اندرونی مسئلہ ہے جسے اگر ہم حل نہ کر سکے۔ تو دنیا کے مسلمانوں میں ہماری کوئی عزت باقی نہ رہے گی۔ اور اگر اس کا فیصلہ غیروں سے کرایا گیا۔ تو ہندوستان میں مسلمانوں کی پوزیشن بہت کمزور ہو جائے گی جس کا اثر ہمارے سیاسی مفاد پر پڑے گا۔ یہ جو تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ سال میں ایک مرتبہ دونوں فریقوں کو مدح صحابہ و تبرا کا جلوس نکالنے کی اجازت دی جانی چاہیئے۔ نہایت نامناسب ہے۔ اور اس سے ہر سال کم سے کم دو بار فساد کا رہنا لازم آئے گا۔ کوئی سنی ملک اب نہیں۔ جہاں جلوس کی صورت میں مدح صحابہ کی جاتی ہو۔ اور نہ ہی کسی شیعہ ملک میں بصورت جلوس تبرا کہنے کا طریق ہے۔ اور اس لئے ہمارے نزدیک اس مسئلہ کے حل کی بہترین صورت یہ ہے کہ شیعہ اور سنی دونو پبلک طور پر مدح اور تبرا کے حقوق ایک دوسرے کے لئے قربان کر دیں۔ ہم نے اپنی اس تجویز کے متعلق بہت سے صوبوں کے مقتدر شیعہ و سنی اصحاب سے تبادلہ خیالات کیا ہے۔ اور وہ ہماری اس تجویز سے بالکل متفق ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ ہم دوسری تجاویز کو نظر انداز کر دیں گے ہمارا خیال ہے۔ کہ جو بھی سمجھوتہ ہو۔ وہ کوئی وقتی معاہدہ نہ سمجھا جائے۔ بلکہ اسے ایک مستقل حیثیت حاصل ہو۔ اور وہ دونوں فریق کا متفقہ ہو۔ اور اس کے ساتھ ہم یہ بھی نہیں چاہتے۔ کہ کسی فریق پر کسی قسم کی کوئی پابندی عائد کی جائے۔

کانگرس کی آئینی سب کمیٹی

جیسا کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس کلکتہ میں پاس ہوا تھا ۳- جون کو بمبئی میں کانگرس کی آئینی سب کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ کانگرس کو مختلف قسم کی بدعنوانیوں سے بچانے کے لئے اس کے آئین میں مناسب تبدیلیاں کی جائیں۔ اس کمیٹی کی امداد کے لئے گاندھی جی بھی بمبئی پہنچ گئے ہیں اور انہوں نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔ آئینی تبدیلیوں کے سلسلہ میں قریباً تین سو تجاویز موصول ہوئی ہیں۔ جن پر تین روز غور کیا جائے گا۔ آج کے اجلاس میں بعض اصولی تجاویز پر غور کیا گیا۔ مثلاً یہ کہ کانگرس کے رجسٹروں کو مستقل بنایا جائے۔ اور ممبر ہر سال چار آنہ چندہ ادا کر کے رجسٹر میں نشان دہی کیا کریں اس امر پر بھی بحث ہوئی۔ کہ ڈیلیگیٹوں کا انتخاب بالواسطہ ہو کہ یا بلاواسطہ اور سالانہ ہو یا ششماہی۔ آچاریہ کرپلانی سیکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ کانگرس کے نام پر بہت دھوکا بازی ہو رہی ہے۔ اور بد دیانتی روز افزوں ہے اور ملک کا یہ متفقہ مطالبہ ہے۔ کہ کانگرس کو ان بد اخلاقیوں سے پاک کیا جائے۔ اس مطلب کی تجاویز بھی پیش ہو رہی ہیں۔ کہ کانگرس کے اندر سوشلسٹ پارٹی اور کچھ قسم کی دوسری پارٹیوں پر پابندیاں عائد کر دی جائیں۔ اور سب کمیٹی ان تجاویز پر نہایت سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔

بمبئی میں امتناع شراب کی تحریک اور پارسی

اخبار میں حضرات کو علم ہے کہ بمبئی گورنمنٹ نے امتناع شراب کی جو مہم جاری کر رکھی ہے۔ بمبئی کے پارسی اس کی شدید مخالفت کر رہے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ان کے مذہب میں شراب کا استعمال ضروری ہے۔ اور اسے مذہبی تقاریب پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اس تحریک کے خلاف وہ پُرجوش مظاہرے کر رہے ہیں بلکہ بعض اوقات متشددانہ حرکات پر اتر آتے ہیں۔ اس کے متعلق گاندھی جی نے اپنے اخبار ہریجن میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ اگر پارسیوں کے لئے مذہبی تقاریب میں شراب کا استعمال ضروری ہے تو اس کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اور کسی پارسی کو صحت کو برقرار رکھنے کے لئے اگر اس کی ضرورت ہوگی۔ تو اسے بھی اس سے محروم نہیں رکھا جائے گا۔ شراب کے ٹھیکہ داروں کو اقتصادی لحاظ سے جو نقصان ہوگا۔ اس کی تلافی کی بھی وزراء تدابیر سوچ رہے ہیں۔ لیکن اگر پارسیوں نے وحشیانہ جوش و خروش سے کام لیا۔ اور تشدد کو نہ چھوڑا تو کچھ نہیں ہو سکے گا۔ اگر وہ بہر حال ایجی ٹیشن کرنا چاہیں تو کریں۔ لیکن وہ شریفانہ طور پر عدم تشدد پر مبنی ہونی چاہیئے۔ بعض پارسی دوستوں نے لکھا ہے کہ یہ تحریک ہی ان کو تباہ کرنے کے لئے جاری کی گئی ہے۔ اور کہ میں اپنے اثر و رسوخ سے اسے بند کراؤں لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ میرا رسوخ ہے ہی اس وجہ سے کہ میں اصول کا پابند ہوں۔ میں کانگرسی وزراء کے کام میں مداخلت نہیں کرتا۔ اور چونکہ میں کانگرس سے علیحدہ ہو چکا ہوا ہوں۔ اس لئے یہ مناسب بھی نہیں۔ کہ میں خواہ مخواہ دخل دوں۔ علاوہ ازیں ذاتی طور پر میں امتناع کی تحریک کے حق میں ہوں اور اس کی اہمیت کو جتنا میں سمجھتا ہوں۔ شاید ہی کوئی اور سمجھتا ہو۔ شراب کی وجہ سے میں نے بڑے بڑے عقلمندوں کو نالیوں میں پڑے دیکھا ہے۔ اور اس سے ہزاروں تباہ ہو گئے ہیں۔ خود میرا بڑا لڑکا اس عادت میں مبتلا ہو کر اپنے والدین کو چھوڑ گیا۔ سوسائٹی کے حلقہ سے نکل گیا۔ اور آج بعض لوگوں کے دست کرم پر زندگی بسر کر رہا ہے۔ اگر کانگرسی وزراء اس تحریک میں کامیاب ہو گئے۔ تو تمام دنیا میں اسے ان کا بہترین کارنامہ تصور کریں گی یہ کوئی ووٹ حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں۔ بلکہ قومی پاکیزگی کے پروگرام کا ایک حصہ ہے۔ اگر ہندوستان میں یہ تحریک کامیاب ہو گئی۔ تو مغربی ممالک میں بھی لوگ ایسی تحریک جاری کریں گے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں اقلیتوں کی کانفرنس

۳- جون کو ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ہندوؤں اور سکھوں کی کانفرنس کا آغاز سردار سنت سنگھ صاحب ممبر سنٹرل اسمبلی کی صدارت میں شروع ہوا۔ آپ نے اپنے خطبہ صدارت میں کہا۔ کہ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ ہم صوبہ سرحد کی کانگرسی وزارت کی زیادتیوں کو مہذب دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اس وزارت کے قیام میں ہماری مدد کا بہت دخل تھا۔ مگر گذشتہ بیس ماہ کے عرصہ میں ہماری تمام امیدیں خاک میں مل گئی ہیں۔ اس کے ماتحت ہماری زندگیاں۔ جائدادیں۔ حتیٰ کہ عزت بھی محفوظ نہیں۔ اور افسوس ہے کہ وزارت نے اس کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ کانگرس ہائی کمانڈ نے بھی ہمارے لئے کچھ نہیں کیا۔ ہندوؤں اور سکھوں پر جو مظالم ہو رہے ہیں۔ ان میں ان کے مسلم ہمسائے بلکہ مسلم ملازمین سرکاری بھی ان کی امداد نہیں کرتے۔ ان مشکلات کا حل تو یہ ہے کہ ہم اس بات کا پختہ عزم کر لیں کہ اس وزارت کو ختم کر کے دم لیں گے لیکن چونکہ کانگرسی وزارت غیر کانگرسی وزارت سے بہر حال بہتر ہے اس لئے ہائی کمانڈ پر زور دیا جائے۔ کہ وہ اس کی جگہ کوئی اور کیبنٹ مقرر کرے اس کے علاوہ اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت گورنر کا اہم ترین فرض ہے۔ لیکن اس صوبہ میں گورنر نے کبھی اپنا فرض ادا کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ اور اصل بات تو یہ ہے کہ تمام صوبوں کے گورنر وزارتوں کے سامنے سہمے ہوتے ہیں۔ مبادا آئینی ڈیڈلاک پیدا ہو جائے۔ مگر یہ بات بہت نامناسب ہے اگر گورنر صداقت کے لئے اپنے اختیارات کا استعمال کریں۔ تو رائے عامہ ضرور ان کی پشت پر ہوگی۔ اور انہیں ہرگز شکست نہ ہو سکے گی۔

533
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

موسیو مولوٹوف کی تقریر اور ڈکٹیٹر

برلن کی یکم جون کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈینزگ کے مسئلہ میں جرمنی کی خاموشی معنی خیز ہے۔ وہ روس کے ساتھ برطانیہ اور فرانس کے معاہدہ کی روشنی میں اپنا آئندہ پروگرام تجویز کرنا چاہتا ہے۔ موسیو مولوٹوف کی حالیہ تقریر نے اس کے لئے امید کی ایک اور جھلک پیدا کر دی ہے۔ اور ڈینزگ پر قبضہ کے متعلق اس کے عزائم میں مزید استحکام پیدا ہو گیا ہے۔ جرمنی اور روس کے مابین جو تجارتی گفت و شنید رک گئی تھی۔ اس تقریر سے اس کی تجدید کے امکان کا علم ہونے پر کوشش شروع ہو گئی ہے۔ کہ اسے جلد از جلد شروع کیا جائے۔ کیونکہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس سے روس اور برطانیہ کے معاہدہ میں ضرور رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔ اس تقریر سے پولینڈ کو بھی یہ احساس ہو گیا ہے۔ کہ وہ اتنا محفوظ نہیں۔ جتنا کہ وہ اپنے آپ کو سمجھتا تھا۔ اور اس وجہ سے اب اس کی طرف سے یہ کوشش شروع ہو گئی ہے۔ کہ ڈینزگ کا قضیہ باہمی گفت و شنید سے طے ہو جائے۔ چنانچہ ڈینزگ کا پولش ہائی کمشنر اپنی حکومت کے ایماء پر برلن گیا ہے۔ تا اس بارہ میں حکومت جرمنی کے ساتھ مبادلہ افکار کر سکے۔

روم سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ اس تقریر پر اٹلی کے سیاسی حلقوں میں مسرت و انبساط کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور سمجھا جاتا ہے۔ کہ اس سے جمہوریتوں کے ساتھ روس کے اتحاد میں رکاوٹ پیدا ہو جائے گی۔ موسیو مالوٹوف نے برطانیہ اور فرانس کے ارادوں کو بھانپ لیا ہے۔ اور سمجھ لیا ہے۔ کہ یہ دونوں صرف ذاتی مفاد کے لئے معاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کی غرض یہ ہے۔ کہ روس کی امداد سے جنگ میں مال غنیمت حاصل کریں۔ ایک اطالوی مدبر نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ روس کے ساتھ ان دونوں ممالک کا معاہدہ اگر ہو بھی جائے۔ تو یہ ایک غیر موثر چیز ہو گی۔ اٹلی اور جرمنی کے مابین جو معاہدہ ہوا ہے۔ روس کے ساتھ مل کر برطانیہ و فرانس بھی اس قسم کا ایک معاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے۔ کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اطالیہ اور جرمنی کا معاہدہ خلوص دل پر مبنی ہے۔ لیکن یہ روس کے ساتھ خود غرضی کی بناء پر معاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔

فلسطین میں پھر دہشت انگیزی کا دور دورہ

لنڈن سے ۳ جون کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ فلسطین میں پھر دہشت انگیزی کا دور دورہ شروع ہو گیا ہے۔ عربوں کے ایک گروہ نے بڑی ریلوے لائن پر محافظین پر حملہ کر کے ان میں سے سات کو ہلاک کر دیا۔ مقتولین میں چار برطانوی اور تین یہودی تھے۔ صرف آج ایک دن میں بیت المقدس میں مقررہ وقت پر پھٹنے والے چار بم پھٹے۔ جن سے ٹیلیفون اور تار کے دو ہزار تار خراب ہو گئے۔ پولیس نے دس بم اپنے قبضہ میں کر لئے ہیں۔ آج شہر میں یہودیوں کا کاروبار بند ہے۔ تازہ ترین اعداد و شمار سے پایا جاتا ہے کہ ماہ مئی میں فلسطین میں ۴۷ آدمی ہلاک اور ۱۱۰ زخمی ہوئے۔ ان میں تین برطانوی ہلاک اور ۳۰ زخمی ہوئے۔

۲ جون کو بیت المقدس کے گرد و نواح میں عربوں اور گوروں میں پھر تصادم ہوا۔ جس کے نتیجہ میں چھ اشخاص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ ہائی کمشنر نے حکم دیا ہے۔ کہ مفتی اعظم کا داخلہ حدود فلسطین میں ممنوع ہے۔ اگر انہوں نے اس حکم کی خلاف ورزی کی تو انہیں فوراً گرفتار کر لیا جائے گا۔

امریکن حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کا انکشاف

امریکن گورنمنٹ ان دنوں ایک نہایت خوفناک سازش کا پتہ لگا رہی ہے جس کا مقصد امریکن جمہوریت کا تختہ الٹنا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس پارٹی میں کمیونسٹ اور فیسسٹ دونوں قسم کے لوگ شامل ہیں۔ ایک فوجی جرنل کی شہادت اس ہفتہ ہو رہی ہے۔ جو اس گروہ میں شامل تھا۔ اور جس کا ذکر بار بار خط و کتابت میں آیا ہے۔ یہ جرنل سامی نسل کے خلاف پریس میں اکثر مضامین لکھتا رہا ہے۔ اور اس کی تجویز تھی۔ کہ جو لوگ دیگر ممالک سے نکالے جانے کے بعد امریکہ میں آ کر پناہ لیتے ہیں۔ انہیں نابود کر دیا جانا چاہئے۔ سازش کا مقصد یہ تھا۔ کہ اگست یا ستمبر میں عملی قدم اٹھایا جائے پروگرام یہ تھا۔ کہ سب سے پہلے سٹاک مارکیٹ میں ہیجان پیدا کیا جائے۔ اور عام ہڑتالیں کرائی جائیں۔ گیارہ اسلحہ خانوں میں سے آٹھ پر قبضہ کر لیا جائے ان لوگوں کی اپنی فوج دو لاکھ کے قریب بیان کی جاتی ہے اور انہوں نے میکسیکو کی راہ سے خفیہ طور پر اسلحہ بھی مہیا کر رکھا ہے۔ بہر حال تحقیقات شروع ہے۔ اور ریپبلیکن پارٹی کا صدر بھی زمرۂ گواہاں میں شامل ہے۔ اس کی بھی کچھ خط و کتابت حکومت کے قبضہ میں آ گئی ہے۔

برطانیہ کے امیر البحر کی طرف سے ایک اہم سوال کا جواب

برطانیہ کے امیر البحر مسٹر آسبورن مسائل دفاعی کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ حال میں برطانوی پریس میں ان کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں اس نہایت اہم سوال کا جواب دیا گیا ہے۔ کہ اگر برطانوی جہاز بحیرہ روم سے گذر نہ سکیں۔ تو کیا ہو گا۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ اگر جیسا کہ مسولینی کا ارادہ ہے۔ نہر سویز اور مصر پر اس کا قبضہ ہو جائے۔ ہمارے جہاز جبل الطارق سے واپس واپس آ جائیں۔ اور بحیرہ روم سے نہ گذر سکیں۔ تو بھی برٹش ایمپائر کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسا ہو بھی جائے۔ تو برطانیہ کی قوت اتنی ہے۔ کہ وہ ذلیل کن شرائط پر صلح کی اجازت نہیں دیگا۔ ہماری قوم کا ہر فرد سنجیدگی کے ساتھ مقابلہ کے لئے اٹھ کھڑا ہو گا۔ اور سامنا کرے گا۔ ہمارے رہنما ضرور کامیابی کا کوئی رستہ تلاش کریں گے بحر متوسط کی ناکہ بندی شروع کر کے سوائے فرانس کے ہمسایہ یورپ کا محاصرہ کریں گے جنگ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ناکہ بندی ایک بھی ایک زبردست حربہ ہے۔ ہٹلر اور مسولینی سے بھی اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی بڑی سے بڑی ناکامی برطانوی قوم کو ناامید اور مایوس نہیں کر سکتی۔ اگر کوئی اس صداقت کو آزمانا چاہے۔ تو آج بھی آزما سکتا ہے۔ آئندہ جنگ میں کیا حالات پیش آئیں گے۔ اس کے متعلق تو فی الحال کوئی بات وثوق سے نہیں کہی جا سکتی۔ لیکن یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کہ سلطنت برطانیہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی اور انگلستان کا خاتمہ ہو جائے گا۔

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یو۔ پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ

ہے۔ جو گورنمنٹ رجسٹرڈ بھی ہے۔ اور اب بھی ہر مذہب و ملت کے تقریباً یکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔ (مینیجر)

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ سولہ پھولوں کا مجموعہ گلزار سینٹ ملا اور استعمال کیا کریں (مینیجر)